3023 ـ مسلمان شخص سے تعلق کے بعد شادی کرنے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے

سوال

میں عیسائی لڑکی ہوں اور ایك انیس برس کے مسلمان نوجوان مسلمان سے محبت کرتی ہوں، یہ اس نوجوان کی مہربانی ہے کہ اس نے میرے ساتھ تعلق قائم کیا حالانکہ میں کنواری نہیں، اس نے مجھ سے شادی کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور میں اس کی یہ پیشکش قبول کرنے کا پروگرام بنا رہی ہوں.
تو کیا جب میں اس سے شادی کر لوں تو میرے لیے اسلام قبول کرنا ضروری ہے چاہے میں اسلام کی رغبت نہ بھی رکھوں، ہم نے اپنی پیدا ہونے والی اولاد کے متعلق بھی بات کی ہے اور اس پر متفق ہوئے ہیں کہ ہماری اولاد مسلمان ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں آپ کے لیے اسلام میں داخل ہونا اور دین اسلام کو قبول کرنا ضروری ہے، اس طرح آپ کی ساری مشکلات جو عقد نکاح اور اولاد کے متعلق ہونگی مکمل طور پر حل ہو جائینگی اور آپ دونوں اپنی اولاد کی ایك نہج پر اکٹھے ہو کر صحیح اسلامی تربیت کر سکیں گے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو دنیا اور آخرت کی سعادت و کامیابی حاصل ہو گی اور موت کے بعد راحت نصیب ہو گی.

اور آپ یہ قدم اٹھانے میں جو عدم رغبت محسوس کر رہی ہیں ہو سکتا ہے اس کا سبب یہ ہو کہ آپ کے لیے وہ دین اور رسم و رواج جس پر آپ کی پرورش ہوئی ہے اسے چھوڑنا مشکل معلوم ہو رہا ہے، یا پھر اپنے خاندان اور گھر والوں اور دوست و احباب کی مخالفت کرنا ناپسند محسوس ہوتا ہو، یا پھر دوسروں کی جانب سے اذیت و نقد کا خدشہ ہو، یا پھر بعض دنیاوی امتیازات کے کھوجانے کا خطرہ ہو.

لیکن ان سب پر بڑی آسانی سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور اس پر غلبہ حاصل کرنا بہت آسان ہے، اس کے لیے صرف آپ کو اللہ پر توکل و بھروسہ اور حق کی اتباع و پیروی کا پختہ عزم کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ عقلمند انسان تو حق کی راہ میں قربانی دینے اور مشکلات برداشت کرنے کے لیے تیار رہتا ہے، اس لیے کہ حق اس بات کی زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے تسلیم کرتے ہوئے حق کی اتباع کی جائے.

اور حق کی راہ میں آنے والی ہر مشکل و مصیبت بڑی آسان ہوتی ہے کیونکہ اس کا نتیجہ دنیا و آخرت کی سعادت مندی اور جنت کے حصول کی کامیابی ہے جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے.

پھر آپ کی یہ شادی معیشت کے لیے آپ کی ممد و معاون ہو گی اور آپ کے خاوند سے ۔ جب وہ حرام تعلقات سے توبہ کر لے اور اخلاق و دین کو اختیار کرے ۔ محبت و الفت کی ممد و معاون بنے گی، اور خاوند کے مسلمان گھر والے بھی معاونت کرینگے.

اور آپ دونوں میں کوئی دینی اختلاف نہیں ہو گا جب پر بچوں کی تربیت ہو اور وہ خاندانی طور پر بھی گھر میں کوئی اختلاف محسوس نہیں کرینگے جس میں انہیں رہنا ہے، اس طرح وہ والدین میں پیدا ہونے والے اختلاف کے نتیجہ میں نفسیاتی بیماری سے بھی دور رہینگے جو ان لوگوں کے ہاں پیدا ہوتا ہے جن میں اختلاف ہو، جسے آپ بھی محسوس کر رہی ہیں اور جس کا ذکر درج ذیل قصہ میں بھی ملتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوا:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو کہا: اسلام قبول کر لو تو اس نے جواب میں عرض کیا: میں اپنے اندر گھٹن محسوس کرتا ہوں، تو آپ نے فرمایا: اسلام قبول کر لو چاہے ناپسند کرتے ہو "

اسے امام احمد نے مسند احمد حدیث نمبر (11618) میں روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (974) میں بھی ہے.

تو یہی وہ صحیح موقف ہے جو انسان کے لیے دین حق میں آنے کے وقت اختیار کرنا واجب ہے.

اس موضوع کے متعلق مزید معلومات دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (3025) اور (2527) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

ہماری خواہش ہے کہ آپ کو ہم قسم کی خیر و بھلائی اور نجات و کامیابی حاصل ہو، اور سلامی اس پر ہی ہے جس نے ہدایت کی پیروی کی.

واللہ اعلم .